

ڈاکٹر ایم جمل فاروقی *

بم بگڑی میں یا ہیٹ HAT میں

ڈنمارک کے اخبار نے جو ناپاک پروپیگنڈہ رحمت عالم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر حملہ کر کے کرنا چاہا ہے وہ نیا نہیں ہے۔ صلیبی جنگوں کے وارثین سینکڑوں سالوں سے نئی مکاریوں، سازشوں اور حملوں سے اس مکروہ اور بے اصل پروپیگنڈہ کو ہوا دیتے آرہے ہیں تاکہ دنیا خود ان مکاروں اور سامراجیوں کی لوٹ کھسوٹ اور ہوس ملک گیری کو نہ دیکھ سکے۔ ماضی قریب میں کیا کوئی مثال ایسی ملتی ہے کہ کسی مسلمان ملک نے صرف ہوس ملک گیری کے لئے یا لوٹ کھسوٹ کے لئے دوسرے ملک پر حملہ کیا ہو؟ پچھلے ۲۰۰ سالوں میں مختلف یورپی طاقتوں نے دنیا بھر کے ممالک کو غلام بنایا۔ ہالینڈ، اٹلی، فرانس، برطانیہ، وغیرہ نے مل کر دنیا کے بڑے حصہ کو اپنی ہوس ملک گیری کا شکار بنایا۔ انڈونیشیا، الجزائر، ہندوستان، لیبیا، افریقہ وغیرہ دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جہاں ان لالچی طاقتوں نے حملہ نہ کئے ہوں۔ ملکوں کو غلام نہ بنایا ہو، کھیتوں کو برباد نہ کیا ہو، صنعتوں کو برباد نہ کیا ہو اور آبادی کو ظلم و ستم کا نشانہ نہ بنایا ہو۔ یہ سب تاریخی حقائق ہیں۔ بگڑی میں بم دکھانے والوں نے شاید اس مشہور کہادت کو نہیں سنا کہ شیشہ کے گھروں میں رہنے والے دوسروں پر پتھر نہیں پھینکا کرتے۔

”بم“ کی بات آگئی ہے تو کچھ تاریخی حقائق اور موجودہ شواہد پر ایک سرسری نظر ڈال لیں تاکہ یہ قطعی طور پر طے ہو جائے کہ ”بم“ کی تہذیب کی آبیاری کس نے کی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدنی زندگی کے دس سالوں میں ایک ملین میل علاقہ پر اسلامی حکومت چھوڑی جس کے قیام میں دونوں جانب کے جانی نقصان کو چند ہزار نفوس پر مشتمل مانا جاتا ہے۔ اس کے برعکس صرف چھوٹے چھوٹے ممالک لیبیا، الجزائر، فلسطین وغیرہ میں آزادی کی جنگ میں بیس بیس لاکھ لوگ انہیں ظالموں کے ذریعہ شہید کئے گئے۔ ہندوستان کی آزادی کی جنگ میں لاکھوں لوگ شہید ہوئے۔ صرف ۱۸۵۷ء کے غدر میں ہی ہلاکت لاکھوں میں پہنچتی ہے۔ پہلی دوسری جنگ عظیم جو کہ عیسائی ممالک کے درمیان ہی بنیادی طور پر لڑی گئی اس میں ہلاکت کروڑوں

میں ہوئی۔ دنیا میں پہلی بار نیوکلیائی اسلحہ بھی اسی 'Hat' ہیٹ والی تہذیب نے کیا؟ اسی Hat والی تہذیب نے ۶۱ رسال پہلے یہودیوں کا قتل عام کر لیا جس میں لاکھوں لوگوں کو گیس چیمبر میں ڈال کر بھون دیا گیا اور اس کی تلافی یہودیوں کو عرب ممالک میں خنجر کی طرح پیوست کر کے کی گئی۔ ویتنام کے لاکھوں بے گناہوں کے قتل اور اپانچ بنادینے اور نیپام بموں اور کلستر بموں کی ماسٹرنے پر مجبور کرنے کا سہرا بھی اسی Hat والی تہذیب کو ہے؟ دنیا میں کیسوی اسلحہ جہاں بھی استعمال ہوا ہے اُس کی موجودگی Hat والی تہذیب ہے؟ چاہے وہ دیت نام کے مظلوم عوام ہوں یا عراق میں کرد گڈاؤں حلابجہ کے یا سوویت یونین کے ذریعہ گرائے گئے Toybomb ہوں جو افغانستان میں گرائے گئے یہ سارے کیسوی اسلحہ کس تہذیب کی دین تھا؟

بم کس تہذیب کی تجارت ہے؟

مسلمان یا پگیزی والی تہذیب پچھلے کئی سو سالوں سے سائنس اور ٹکنالوجی میں اتنی کچھڑ گئی ہے کہ وہ ہر چیز صرف خرید رہی ہے۔ اور صرف قدرتی دولت ہی برآمد کر رہی ہے۔ مگر اس جدید تہذیب نے پچھلے ۲ سو سالوں میں انسانوں کی بربادی کی صنعت پر بلا شرکت غیرے قبضہ کر رکھا ہے۔ سارے جدید ہتھیار برطانیہ، فرانس، امریکہ، اٹلی، روس کی Hat والی تہذیب نے ایجاد کئے ہیں اور وہی اس کو استعمال کر رہی ہے وہی اس کی تجارت کر رہی ہے اور نفع کما رہی ہے۔ یعنی انسانیت کی بربادی کے ذریعہ نفع کمانے کا کاروبار بھی Hat والی تہذیب نے کیا اور ہنوز جاری ہے۔ اس میں قابل افسوس بات اور سنگدل و مکاری کی انتہا یہ ہے کہ اسلحہ کے دھندہ کو منہہ ہوتے دیکھ کر یہ کہیں بھی آگ بھڑک دیتے ہیں یا لگادیتے ہیں۔ امریکی برطانوی حکومت کے ہم نوا اخبار "دی اکنامسٹ" نے ۲۹-۲۲ ستمبر کے اپنے مضمون میں اعتراف کیا "جنگ اپنے میں کوئی بری بات نہیں ہے۔" "جنگ کا انعام" کے تحت عنوان میں لکھا کہ سرکاری خرچ میں اچھال آتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم نے عالمی منڈی کے اثرات کو ختم کر دیا تھا۔ کوریائی اور ویتنامی جنگ نے بھی بازار میں اچھال پیدا کیا تھا۔ امریکی سرکار نے دنیا بھر کی کنوینٹوں اور گھانٹوں کے دوران ابھی تک کا سب سے بڑا ملٹری آرڈر لاک ہینڈ مارٹن کو ۳۰۰۰ رارب ڈالر کا دیا۔ ان کی سپلائی ۲۰۰۶ء میں شروع ہوگی۔ اس لئے یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس وقت امریکی شیر بازار میں سب سے اچھا بازار ملٹری انڈسٹری میں ہو رہا ہے۔ (اقصادی بحران جنگ اور انقلاب، ص: ۲۰)

اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ۲۰۰۰ء میں ۴۰ رارب ڈالر کا ہتھیار فروخت ہوا۔ صرف امریکہ کا حصہ 18.6 بلین ڈالر تھا۔ باقی فرانس، برطانیہ، روس، اسرائیل وغیرہ کا تھا۔ ۱۹۹۸ء کے بعد یہ خرچہ ۶۶٪ بڑھ گیا تھا۔ گذشتہ سال کے اعداد و شمار اس طرح ہیں:

۲۰۰۴ء میں سب سے زیادہ اسلحہ کی فروخت ہوئی جو ۳۰ رارب ڈالر تھی۔ جس میں اکیلے امریکہ کا حصہ

12.4 ارب ڈالر تھا۔ اس کے علاوہ روس، فرانس، برطانیہ، اسرائیل کا حصہ ہے۔ ہتھیار خریدنے والوں میں **10.5** ارب ڈالر کے ساتھ چین پہلے نمبر پر رہا۔ بھارت **8** ارب ڈالر کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے اور سعودی عرب تیسرے نمبر پر ہے۔ (ٹائمز آف انڈیا ۸/۳۱/۲۰۰۵ء)

سارے اعداد و شمار آپ کے سامنے ہیں کوئی اندھا بھی فیصلہ کر سکتا ہے کہ ہم گجڑی میں ہے یا ”ہیٹ“ میں۔ المیہ یہ بھی ہے کہ دہشت گرد کہلائے جانے والے سارے گروہ انہیں ممالک سے ہتھیار خریدتے ہیں۔ RDX بھی وہیں بنتا ہے اور کلاشنکوف بھی وہیں بنتی ہے۔ پچھلے چار سو سال میں جنگوں کا ریکارڈ مغرب کے ہی ماہر نفسیات ایرک فرام نے اپنی کتاب **The Anatomy of Destructiveness** میں پچھلے ساڑھے چار سو سال میں یورپ کے ذریعہ آپس میں لڑی گئی جنگوں کی تفصیل اس طرح دی ہے:

جنگیں	۸۷	۱۵۰۰-۱۵۹۹	جنگیں	۹	۱۴۸۰-۱۴۹۹
جنگیں	۷۸۱	۱۷۰۰-۱۷۹۹	جنگیں	۲۳۹	۱۶۰۰-۱۶۹۹
جنگیں	۸۹۲	۱۹۰۰-۱۹۴۰	جنگیں	۶۵۱	۱۸۰۰-۱۸۹۹

یہ کل ۲۶۵۹ جنگیں ہیں جو یورپ نے آپس میں لڑی ہیں۔ اس کے علاوہ باہر والوں سے جو خونریزی کی ہے اس کی طرف اشارہ شروع میں کر چکا ہوں۔ آج بھی دنیا کے کسی بھی کونے میں جنگ ہو رہی ہو ہتھیار اس Hat والی تہذیب کا استعمال ہوتا ہے۔

جہاں تک حق یا آزادی اظہار کا معاملہ سبھی جانتے ہیں کہ ان تمام ممالک نے دہشت گردی سے لڑنے کے نام پر اپنے ممالک میں جو قوانین بنائے ہیں وہ ہر طرح کی آزادی کو ختم کر رہے ہیں۔ پریس بھی ”ملکی مفاد“ کے نام پر خاموش کر دیا جاتا ہے۔ جنگ کے دنوں میں CNN اور ABC و FOX کس طرح سرکاری بھونپو بن گئے تھے سب کو معلوم ہے۔ فرانس میں سیکولرزم کے نام پر طالبات کو سر پر اسکارف باندھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ کوئی عنان کہتے ہیں مسلمانوں کو صبر اور برداشت سے کام لینا چاہئے، مگر موصوف UNO کی ذمہ داری بھول جاتے ہیں کہ اسے ”انصاف“ دلانا چاہئے۔ مجرمین محض دلازاری کے لئے یکے بعد دیگرے کیوں وہی کام کر رہے ہیں؟ مسلمان عالمی برادری اور اس کے اداروں کی کارگزاری بھی دیکھ رہے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ ”انصاف“ کا معاملہ کیسے کرتی ہے؟